نذیر احمد کی ناول نگاری

Teaching Lecture

Subject : Urdu

Class : B.A. (Hons.) I

Topic : Nazir Ahmad ki Novel Nigari

Author : Dr. Fatahullah Quadri

Lecture Series No. : 17

اردو ناول کی روایتوں میں ڈپٹی نذیر کو پہلا ناول نگار تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کے تمثیلی قصے مرأۃ العروس، بنات النعش، ابن الوقت اور توبۃ النصوح وغیرہ ان کے اولین ناول قرار پاتے ہیں، گرچہ مذکورہ ناول فن کی کسوٹی پر پورے نہیں اترتے ہیں اور یہ ناول سے زیادہ تمثیلی قصے ہیں، تاہم اردو ناول کی روایتوں پر اگر غور کیا جائے تو یہ تمثیلی قصے بھی غنیمت ہیں، یوں تو ان کی تمام کتابوں کا مقصد ہی مسلم معاشرے کا اصلاح کرنا ہے، مگر ان میں ان کا درس وتدریس کا طریقہ ایک خاص نوعیت کی دلچسپی اور ادبی لطف رکھتا ہے، یہاں تک کہ ان میں سے کچھ اردو شہ پارے ہیں اور ہر گھر میں مقبولیت بھی حاصل کر چکے ہیں۔

ڈپٹی نذیر احمد کا عقیدہ تھا کہ جو آدمی دنیا کے حالات پر غور نہیں کرتا ہے، اس سے زیادہ کوئی بے وقوف نہیں ہے اور غور کرنے کے لیے دنیا میں ہزاروں طرح کی باتیں ہیں اور اس میں سے زیادہ ضروری آدمی کی حالت ہے، اسی عقیدہ کے تحت نذیر احمد نے اپنے گرد وپیش کے ماحول کا نہایت گہرائی سے مطالعہ کیا اور اپنی قوم کی بدحالی سے بہت متأثر ہوئے اور قوم کی زندگی کو سچی انسانیت کے راستے پر لگانے کا شدید جذبہ ان کے دل میں پیدا ہو گیا، قدرت کی طرف سے انہیں فکری قوت ودیعت کی گئی تھی، جس کی مدد سے انہوں نے اخلاقی مسائل کو اپنی تحریروں کے ذریعہ ادبی جامہ پہنایا اور تمثیلی انداز میں اصلاحی قصے کہانیاں لکھیں، جو اسلامی ادب میں اپنی مثال آپ ہیں۔

چوں کہ ناول کا فن طویل نثری تمثیلوں سے ہی نکلا ہے اور ناول نگاری کی ابتدائی تاریخ کے سلسلے میں اس قسم کی تمثیلوں کا ذکر بھی لازمی طور پر کرنا ہوتا ہے، اس لیے اردو ناول نگاری کی تاریخ کے ابتدائی فنکاروں میں نذیر احمد کو ہمیشہ جگہ دی جائے گی، تاہم ان کو اردو کا پہلا ناول نگار کہنا کلی طور پر صحیح نہیں ہے اور پھر اردو کے ہر اس ناول نگار کے لیے جو یوروپ کے اس فن کو اپنے ادب کی روایات ہے، پورے طور پر بہرہ ور ہو کر برتنا چاہتا ہے، اس ضمن میں نذیر احمد کی تمثیلوں کا گہرا مطالعہ بہت ضروری ہے، کیوں کہ یہاں ناول نہ سہی، لیکن اسی طرح کی چیزیں تو ہیں، یہ الگ بات ہے کہ روایتی ناول نگار کو ان میں قصہ گوئی نظر

آئے گی، وہ ان قصوں کی اخلاق بلندیوں سے ضرور دور رہے گا اور اپنے مشاہدہ کئے ہوئے حالات کا سہارا لے گا، مگر قصوں کو دلچسپ بنانے کے راز سے وہ ضروری کچھ زیادہ ہی واقف ہو جائے گا، یعنی ان تمثیلوں سے وہ اور کچھ سیکھے یا نہیں، لیکن قصہ بیان کرنے کا سلیقہ ضرور سیکھ لے گا۔

نذیر احمد کی کتاب ''توبۃ النصوح'' اس سلیقے کی اچھی مثال ہے اور اگر ناول نگار میں شعور ہے تو وہ نذیر احمد کی غلطیوں سے بھی صحیح راہ کا اندازہ لگا لے گا، نذیر احمد کی تمثیلی مجسمے اسے مثبت مددیں دیں کہ وہ اپنے کردار کو انفرادیت دینا سیکھے گا اور ان سے وہ امور وابستہ کرنا جس سے وہ جیتے جاگتے انسانوں کی طرح دلچسپ ہو جائیں اور منفی مددیں لیں گے کہ وہ اپنے کردار کو محض ایک صفت ہی کا حامل نہ ہونے دے گا، کلیم کا کردار ایک حد تک اس کے سامنے کردار نگاری ہی کی مثال کی طرح رہ سکتا ہے اور اسے مکمل افراد کی تعمیر میں کلیم کے کچھ نامکمل وجود سے ویسی ہی مدد مل سکتی ہے، جیسے کسی تھوڑی نامکمل چیز سے کوئی مکمل چیز بنانے میں مدد ملے گی، وہ زندگی کو مدرس اخلاق کی نظر سے دیکھے یا نہیں دیکھے، اور نذیر احمد کے نظریے ان کے پیش کردہ تمام واقعات سے بھلے ہی اتفاق نہ کرے، لیکن نذیر احمد کے نقوش زندگی سے دلچسپ اور غیر دلچسپ تاثرات میں تمیز کرنا ضرور سیکھا دیں گے، وہ نذیر احمد سے زیادہ بڑا ماہر نفسیات بن جائے گا، مگر موقع کی مناسبت سے نفسیاتی نقطہ کے انتخاب میں اسے نذیر احمد کی تمثیلوں سے مدد ضرور ملے گی اور ان کے مکالمے اپنی جگہ پر اعلیٰ پایہ کی چیزیں نظر آئیں گی اور ان کے ذریعہ سے نفسیاتی حالات بیان کرنے کا فن وہ بالکل اسی طرح سیکھ سکتا ہے، جیسے کہ کسی ناول نگار سے۔

آخر میں نذیر احمد اور ان کے طرز ادا کو وہ ناول نگاری کا مکمل اور بہترین آلہ کار پائے گا اور وہ اس طرز کی سادگی، سلاست، شگفتگی، برجستگی اور ایجاز کو حاصل کرنے کے لیے نذیر احمد کی تصانیف کو بار بار پڑھے گا اور پڑھتا ہی رہے گا، اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ نذیر احمد کی تمثیلی کتابیں چند خامیوں کے باوجود اردو ناول بھلے ہی نہ کہہ سکیں، لیکن اردو ناولوں کا نقش اولین ضرور کہہ سکتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁